ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم

انڈونیشیا

دُنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت

یہ مضمون جیمز مچنر مشہور امریکی سیاح اور مصنف کے ایک مضمون کا خلاصہ ہے جو ریڈرز ڈائجسٹ کے تازہ شمارہ (اکتوبر) میں شائع ہوا ہے:

جیمز مچنر اس عیسوی فرقے کا ایک ممتاز فرد ہے، جسے کویکر کہتے ہیں، اس فرقے کا امتیازی وصف بے تعصب روحانیت ہے اور ان کے عقائد و اعمال میں حقیقی اسلام سے بہت کچھ مماثلت پائی جاتی ہے۔ مچنر نے جنوب مشرقی ایشیا کو رَوِ گذر سیاح کی نظر سے نہیں دیکھا، بلکہ ہر گروہ کے ساتھ محبت اور خلوص کا رابطہ پیدا کر کے اس کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ اس خطے کے متعلق اس کی کتاب "ٹیلز آف دی سوتھ پیسیفک" جُنوبی بحر اوقیانوس کے قصّے، بہت مقبول ہوئی۔ اس کے بعد کوئی تین برس ہوئے "وائس آف ایشیا" نوائے ایشیا، شائع ہوئی جو ایشیائی ممالک کی زندگی پر ایک بے لاگ تبصرہ ہے۔ گذشتہ سال اس مصنف نے غالباً دوسری مرتبہ پاکستان کے ایک مرکزی وزیر کے ہم رکاب ہو کر پاکستان کی موجودہ حالت اور اسکی ہمہ سمتی جدوجہد کو دیکھا، اور اپنے تاثرات کو ریڈرز ڈائجسٹ میں شائع کیا۔ اس کے بعد اسی رسالے میں اسلام پر ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "مس انڈرسٹُڈ ریلیجن" یعنی ایک دین جس کے متعلق دُنیا والے خصوصاً اہلِ مغرب غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اَب مسلمانوں کی عظیم ترین مملکت کے متعلق اپنے مشاہدات کو اسی رسالے میں قلمبند کیا ہے۔ مچنر کی اور تصنیفوں اور مضامین کی طرح یہ مضمون بھی خالص انسانی ہمدردی کا نتیجہ ہے۔ شاید روسی انداز کی اشتراکیت کے حامیوں اور مداحوں کو اس کا زاویۂ نگاہ پسند نہ آئے، وہ اس کا مخالف ہے کیونکہ اس کو اس طریقِ سیاست و معیشت میں جبر کا پہلو اختیار پر غالب نظر آتا ہے اس میں ضمیر کی آزادی سوخت ہو جاتی ہے۔ ہمارے نزدیک اس نے انڈونیشیا کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ اس کے موجودہ حالات کی ایک سچی تصویر ہے جس میں روشن اور تاریک دونوں پہلو واضح کیا گیا ہے۔ اہلِ پاکستان کو اس عظیم الشان اسلامی مملکت کے متعلق صحیح حالات سے آگاہی ہونی چاہیئے جو خود ہماری سیاسی اور معاشی زندگی کے لئے بھی سبق آموز ہیں۔

خلاصہ مضمون

جس شخص نے انڈونیشیا کی مملکت کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا، وہ اس کی عظمت، وسعت اور ثروت کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ اس مجمع الجزائر میں کوئی تین ہزار جزیرے ہیں۔ فطرت کی فیاضی کا یہ حال ہے کہ یہاں کثرت سے پٹرول بھی ہے، سونا بھی، ربر اور ٹین بھی، شکر بھی اور ہر قسم کے مسالے بھی، جو دنیا کے اور خطوں میں یا نایاب ہیں یا کم یاب۔ یہ جزیرے جسم کے خوبصورت انسانوں کی آبادی ہے جن میں غیر معمولی فنی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ عرصۂ دراز کے بعد یہ کثیر آبادی اب آزادی کی سانس لے رہی ہے۔ اسلامی آبادی کے لحاظ سے اس مملکت کو اولیت کا درجہ حاصل ہے اور دنیا کی مملکتوں میں وہ ساتویں درجے پر ہے۔ روس کے سوا یورپ کی کسی قوم کی آبادی اتنی کثیر نہیں ہے۔ اس کا عرض اتنا ہے جتنا کہ انگلستان سے نیویارک کا فاصلہ۔ جزیرۂ ہوائی تاہیتی اور نیوزی لینڈ کے انسان، حیوان اور پودے یہیں سے ان دور دراز مقامات تک منتقل ہوئے ہیں۔

اب اشتراکی چین اس میں اڈے قائم کرنے کی فکر میں ہے۔ اس لئے عالمی سیاست کیلئے اس مجمع الجزائر نے ایک غیر معمولی اہمیت حاصل کرلی ہے۔ اگر اشتراکیت کو یہاں کامیابی حاصل ہوجائے، تو تمام جنوب مشرقی ایشیا اور آسٹریلیا اس کی زد میں آجائینگے۔ لیکن اگر انڈونیشیا ایسا نظام قائم کرنے میں کامیاب ہوجائے جس میں ایک صالح جمہوریت میں انفرادی آزادی سوخت نہ ہو، تو یہ تمام وسیع خطہ جمہوریت اور حریت کا علمبردار ہوسکتا ہے۔

جاوا: آیئے پہلے جاوا پر نظر ڈالیں، اس میں ایک خاندان کا کھیت چھوٹا سا ہوتا ہے، جس کا رقبہ ایک تہائی ایکڑ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ لیکن یہ ایک پرستان کا ٹکڑا معلوم ہوتا ہے۔ اس کے گرد اگرد پھولوں کی باڑ ہوتی ہے۔ اتنی محدود سی زمین پر پانچ کاشتکار زمین کی زرخیزی کی وجہ سے اتنی غذا پیدا کرلیتے ہیں، کہ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد شہری آبادی کو رزق پہنچاتے ہیں۔ اناناس، شکر قندی، کیلا، بینس، بڑی کثرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ باڑ کے باہر ایک تالاب ہوتا ہے جو مچھلیوں سے بھرپور رہتا ہے۔ کھیت کے کنارے پر کھیرا، پپیتا، آم اور نارنگی کے درخت ہوتے ہیں۔ یہاں کثرت سے آتش فشاں پہاڑ ہیں جن سے نکلا ہوا لاوا اعلیٰ درجہ کی کھاد دیتا ہے۔ پہاڑ کے پہلو پر اوپر سے نیچے کھیتی کے سینکڑوں تختے ہوتے ہیں۔ پانی اوپر سے سیراب کرتا ہوا نیچے کے کھیتوں تک پہنچتا ہے۔ ندیاں، نالے ہر طرف دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں بھینسیں لوٹتی رہتی ہیں اور ان پر آسمان پر سیکڑوں قسم کے خوش رنگ پرندے اڑتے نظر آتے ہیں۔ زمین کے جس حصہ پر کھیتی نہ ہوگی، وہاں پھول ہی پھول نظر آئیں گے۔ سینکڑوں قسم کے رنگا رنگ کروٹن یہاں خودرو ہیں۔

اس جزیرہ کی تفریحی مجلس کے لئے "سلامتن" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ یہاں شام ہوئی ایک جوار کے لوگ سلامتن میں جمع ہوگئے، جہاں راگ رنگ اور کھانا پینا اور دیگر معصوم قسم کی تفریحیں لطف انگیز ہوتی ہیں۔ کہیں بچہ پیدا ہوا تو سلامتن میں محفل منعقد ہوگئی۔ یا فصل کٹی تو اس کی خوشی میں جلسہ ہوگیا۔ یا بیٹی کی شادی کی تقریب تفریحی جلسہ کا